[1999] سپریم کورٹ رپوٹس2.S.C.R

از عدالت عظمی

اٹلس ایکسپورٹ انڈسٹریز

بنام

کوٹک اور کمپنی

1 ستمبر 1999

[ایس راجندر بابو اور آر سی لاہوٹی، جسٹسز]

فارن ایوارڈز (ریکگنیشن اینڈ انفورسمنٹ) ایکٹ:1965 دفعات 5 اور 6۔

ثالثی – تنازعات کو ثالثی کے حوالے کرنے کا معاہدہ – ثالثی کی شق کو حوالہ جاتی طور پر شامل کرنا فریقین کے لیے جائز اور پابند ہے – فروخت کنندہ نے انڈین ایجنٹ کے بذریعے غیر ملکی خریدار کو سامان کی فراہمی کا معاہدہ کیا – سبھی اس قرارداد کے فریق تھے جو اناج اور فوڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن لمیٹڈ (جی اے ایف ٹی اے) کے معیاری قرارداد کے حوالے سے شامل کیا گیا تھا – کسی غیر ملکی ملک میں ثالثی کے بذریعے تنازعات کا تصفیہ کے لیے فراہم کردہ معیاری معاہدہ جو حقیقت میں ہوا اور ایوارڈ منظور ہوا – کی توثیق: ثالثی شق کی قیود کے بارے میں اعتراضات اٹھانے کے لیے قرارداد کرنے والے فریق کے لیے یہ کھلا نہیں ہے – عدالت عالیہ نے بیچنے والے کے اس اعتراض کو درست طور پر مسترد کر دیا کہ جی اے ایف ٹی اے کے قوانین کے تحت تنازعات کو ثالثی کے حوالے کرنے کے لیے تحریری طور پر کوئی قرارداد نہیں ہوا تھا۔

کنٹریکٹ ایکٹ:1872 دفعات 23 اور 28 استثناء 1۔

ثالثی قرارداد – تنازعات – حوالہ – کسی غیر ملکی ملک میں ثالثی کے لیے – جواز – منعقد: صرف اس وجہ سے کہ ثالث کسی غیر ملکی ملک میں واقع ہیں، ثالثی کو کالعدم کرنے کے لیے خود ہی کافی نہیں ہو سکتا جب کہ کھلی آنکھوں والے فریق رضا کارانہ طور پر قرارداد میں داخل ہو چکے ہوں – مزید یہ کہ، جب فریقین ثالثوں کا تقرر کر چکے ہوں، ثالثی میں حصہ لے چکے ہوں اور انہیں ایوارڈ کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

عمل اور طریقہ کار:

نئی عرضی – اٹھانا – جلد از جلد نہ اٹھائی گئی عرضی کو عدالت عظمی کے سامنے اپیل میں پہلی بار اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

اپیل کنندہ نے مدعا علیہ کے بذریعے سامان (مونگ پھلی نکالنے) کی فراہمی کے لیے ایک غیر ملکی کمپنی کے ساتھ معاہدہ کیا۔ معاہدہ جو اناج

اور فوڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن لمیٹڈ (جی اے ایف ٹی اے) کے معیاری معاہدے کے حوالے سے شامل کیا گیا تھا جس میں بیرون ملک ثالثی کی فراہمی کی گئی تھی۔ مدعا علیہ بھی معاہدے کا فریق تھا۔

چونکہ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کے درمیان تنازعہ تھا اس لیے اسے ثالثی کے لیے بھیجا گیا جو کسی بیرونی ملک میں ہوئی تھی۔ اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نے ثالثی میں حصہ لیا اور مدعا علیہ کے حق میں ایوارڈ منظور کیا گیا۔

مدعا علیہ نے ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنانے کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے فارن ایوارڈز (ریگلیشن اینڈ انفورسمنٹ) ایکٹ 1961 کی دفعات 5 اور 6 کے تحت درخواست دائر کی۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے اعتراض اٹھایا کہ فریقین کے درمیان تحریری طور پر کوئی قرارداد نہیں ہے جس کے تحت جی اے ایف ٹی اے کے قواعد کے تحت تنازعات کو ثالثی کے ذریعے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ عدالت عالیہ نے اعتراض کو مسترد کر دیا اور ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنا دیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ لیٹرز پیٹنٹ اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ ثالثی سے متعلق معاہدے کی مدت کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کے دفعہ 28 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 23 کے تحت عوامی پالیسی کی مخالفت کرتی ہے کیونکہ فریقین کو بیرون ملک ثالثی کا سہارا لینے پر مجبور کیا گیا تھا۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد. 1: اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے یہ عرضی نہیں اٹھائی کہ وہ گرین اینڈ فوڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن لمیٹڈ (جی اے ایف ٹی اے) کے معیاری معاہدے سے واقف نہیں ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ اپیل کنندہ کے اس اعتراض کو مسترد کرنے میں درست تھی کہ فریقین کے درمیان تحریری طور پر کوئی قرارداد نہیں تھا جس کے تحت تنازعات کو جی اے ایف ٹی اے کے قواعد کے تحت ثالثی کے ذریعے حل کیا جائے۔ [D−196؛E-F−197]

الیمینٹا ایس اے بنام نیشنل ایگریکلچرل کوآپریٹو مارکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا لمیٹڈ اے آئی آر (1987) ایس سی 643 پر انحصار کیا۔

ثالثی پر رسل، 19 ویں ایڈن صفحہ 50 اور ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، چوتھی ایڈن جلد 2، پیرا 267، پیرا 527، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2۔ موجودہ کیس واضح طور پر کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کے دفعہ 28 کے استثناء 1 کے تحت آتا ہے۔ فریقین کا قانونی کارروائی کا سہارا لینے کا حق قرارداد سے خارج نہیں ہے۔ فریقین کو صرف اپنے تنازعات کا فیصلہ ثالثی کے ذریعے کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ثالث کسی بیرونی ملک میں واقع ہیں، ثالثی کے معاہدے کو کالعدم کرنے کے لیے کافی نہیں ہوسکتا جب فریقین اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر رضاکارانہ طور پر قرارداد کر چکے ہوں۔ مزید یہ کہ جب فریقین نے ثالثوں کا تقرر کیا ہو، ثالثی کی کارروائی میں حصہ لیا ہو اور انہیں ایوارڈ کا

سامنا کرنا پڑا ہو۔[D-E-198]

3۔ یہ عرضی کہ ثالثی سے متعلق معاہدے کی مدت، کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کے سیکشن 28 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 23 کے تحت عوامی پالیسی کی مخالفت کی گئی تھی، ثالثی کی کارروائی سے پہلے یا اس کے دوران یا عدالت عالیہ کے سامنے یا لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں نہیں اٹھائی گئی تھی۔اس طرح کی عرضی پہلی بار اس عدالت کے سامنے نہیں اٹھائی جا سکتی۔[198-ای-ایف]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1994: کی دیوانی اپیل نمبر 7410۔

1993 کے ایل پی اے نمبر 856 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 25.10.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس ایس جاویلی، (وویک گمبھیر) (این پی)۔

جواب دہندہ کے لیے کے بی روہتاگی، سنیل ملہوترا، محترمہ اپرنا روہتاگی جین اور مہیش کسانا

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آر سی لاہوٹی، جسٹس ۔اپیل کنندہ، اٹلس ایکسپورٹ انڈسٹریز، جونا گڑھ (اس کے بعد مختصر طور پر اٹلس) نے محترمہ اوسینڈیل کمپنی لمیٹڈ، ہانگ کانگ (اس کے بعد مختصر طور پر اوسینڈیل) کے ساتھ 3 جون 1980 کو معاہدہ کیا۔ یہ قرارداد 200 میٹرک ٹن انڈین مونگ پھلی نکالنے کی فراہمی کے لیے تھا جس میں معاہدے میں تفصیل سے مقدار، معیار اور پیکجوں کے بارے میں وضاحت کی گئی تھی اور اسے 30 جون 1980 کو یا اس سے پہلے بھیجا جانا تھا۔ قیمت 200 امریکی ڈالر فی ایم ٹی پر طے کی گئی تھی۔ سامان کی فراہمی محترمہ کوٹک اینڈ کمپنی، بمبئی کے بذریعے کی جانی تھی (اس کے بعد مختصر طور پر کوٹک) محترمہ پرشانت ایجنسیاں، بمبئی دلال تھیں۔ معاہدے کا وجود، جس میں اٹلس، اوسینڈیل اور کوٹک فریق تھے، تنازعہ میں نہیں ہے۔ کوٹک ہر وقت حتمی خریداروں اوسینڈیل کی جانب سے کارکردگی کے لیے ذمہ دار تھا۔ لیٹر آف کریڈٹ کو اوسینڈیل نے کوٹک کے حق میں کھولا تھا جس نے پھر اسے اٹلس کے حق میں منتقل کر دیا۔ خط اعتبار 203 امریکی ڈالر پر کھولا گیا تھا جبکہ اٹلس سے کوٹک کی خریداری 200 امریکی ڈالر پر تھی۔ اٹلس اور کوٹک کے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا کہ یہ فرق مقامی طور پر اٹلس اور کوٹک کے ذریعے بھارتیہ روپے میں ادا کیا جائے گا۔ فریقین کے درمیان باہمی قرارداد کے ذریعے کھیپ کے وقت میں توسیع کی گئی اور اسی کے مطابق خط اعتبار کی میعاد کی مدت میں بھی توسیع کی گئی۔ تاہم، پھر بھی معاہدے کے ذریعہ مقرر کردہ وقت تک اور توسیع کے مطابق سامان بھیجنے میں ناکامی تھی جس کے نتیجے میں فریقین کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا۔

3 جون 1980 کے معاہدے میں ثالثی کی ایک شق شامل کی گئی ہے جسے یہاں نکالا اور دوبارہ پیش کیا گیا ہے:

"یہ معاہدہ گرین اینڈ فوڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن لمیٹڈ لندن کنٹریکٹ نمبر 15 کی تاریخ سے موثر قیود وضوابط کے تحت کیا گیا ہے جسے اس طرح اس معاہدے کا حصہ بنایا گیا ہے، خریدار اور فروخت کنندہ دونوں اس طرح جی اے ایف ٹی اے معاہدے کے متن سے واقفیت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے قیود وضوابط کے پابند ہونے پر اتفاق کرتے ہیں۔

جی اے ایف ٹی اے کا مطلب ہے گرین اینڈ فوڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن لمیٹڈ لندن۔ جی اے ایف ٹی اے کے معیاری معاہدہ 15 کی شق 27 درج ذیل فراہم کرتی ہے :

"27 آربیٹریشن –

(a) اس معاہدے سے یا اس کے تحت پیدا ہونے والا کوئی بھی تنازعہ لندن میں ثالثی کے ذریعے گرین اینڈ فوڈ ٹریڈ ایسوسی ایشن لمیٹڈ کے ثالثی قواعد نمبر 125 کے مطابق طے کیا جائے گا، ایسے قواعد جو اس معاہدے کا حصہ ہیں اور جن میں سے یہاں دونوں فریقوں کو تسلیم شدہ سمجھا جائے گا۔

(b) یہاں کوئی فریق، اور نہ ہی ان میں سے کسی کے تحت دعوی کرنے والا کوئی شخص، اس طرح کا کوئی تنازعہ اس وقت تک نہیں لائے گا جب تک کہ اس طرح کے تنازعہ کی سماعت ثالث، امپائر یا بورڈ آف اپیل، جیسا بھی معاملہ ہو، ثالثی کے قواعد کے مطابق نہ ہو اور اس پر واضح طور پر اتفاق کیا جائے اور اعلان کیا جائے کہ ثالثی، امپائر یا بورڈ آف اپیل سے ایوارڈ حاصل کرنا، جیسا بھی معاملہ ہو، یہاں کسی بھی فریق کے یا ان میں سے کسی کے تحت دعوی کرنے والے کسی بھی شخص کے حق کی مثال ہوگی کہ وہ ان میں سے دوسرے کے خلاف کوئی کارروائی یا دیگر قانونی کارروائی کرے۔ اس طرح کا کوئی بھی تنازعہ۔"

کوٹک نے اپنا ثالث مقرر کیا اور اٹلس سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا ثالث مقرر کرے۔ دونوں فریقوں نے اپنے متعلقہ ثالثوں کا تقرر کیا۔ ثالثوں نے اپنا ایوارڈ دیا، جو جی اے ایف ٹی اے کے قواعد کے مطابق 22 جون 1987 کو شائع ہوا۔ ایوارڈ نے اٹلس کو ہدایت کی کہ وہ کوٹک کو 26 اکتوبر 1980 سے ایوارڈ کی تاریخ تک 12 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کے ساتھ 9600 امریکی ڈالر کی رقم ادا کرے اور ساتھ ہی ثالثی کے اخراجات بھی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ ایوارڈ کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی گئی۔

کوٹک نے فارن ایوارڈز (تسلیم اور نفاذ) ایکٹ، 1961 کے دفعہ 5 اور 6 کے تحت ایک درخواست بمبئی ہائی کورٹ کے سامنے پیش کی جس میں اسے دائر کرکے اور ایوارڈ کے مطابق فیصلہ سنانے کے ذریعے ایوارڈ کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔ اٹلس نے کوٹک کی طرف سے کی گئی استدعا پر اعتراض اٹھایا۔ اعتراضات کو مسترد کر دیا گیا ہے اور ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنا دیا گیا ہے جس کے بعد 22 ستمبر 1992 کو بمبئی ہائی کورٹ کے فاضل واحد جج کے فیصلے کے تحت ایوارڈ کے حوالے سے حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ اٹلس کی طرف سے ترجیحی خطوط پیٹنٹ اپیل خارج کر دی گئی، خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے

فریقین کے فاضل وکیل کو سننے کے بعد ہماری رائے ہے کہ اپیل کسی اہلیت سے مبرا ہے اور اس لیے اسے مسترد کیا جا سکتا ہے۔ اٹلس کی

طرف سے بمبئی کی عدالت عالیہ کے سامنے اٹھایا گیا واحد اعتراض یہ تھا کہ فریقین کے درمیان تحریری طور پر کوئی قرارداد نہیں تھا جس میں قرارداد سے پیدا ہونے والے تنازعات کو جی اے ایف ٹی اے کے ثالثی قوانین کے مطابق ثالثی کے حوالے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔عرضی کی کوئی تفصیلات نہیں دی گئیں۔جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، فریقین کے درمیان معاہدے کے وجود سے انکار نہیں کیا گیا ہے۔معاہدے میں ثالثی کی شق حوالہ کے ذریعے شامل کی جاتی ہے۔فریقین کو معلوم تھا کہ 3 جون 1980 کے معاہدے میں خاص طور پر طے شدہ قیود کے علاوہ، باقی قیود وضوابط وہی ہونے چاہئیں جو معاہدے کی تاریخ سے لاگو ہوتے ہوئے جی اے ایف ٹی اے کے معیاری معاہدہ نمبر 15 میں شامل کیے گئے تھے۔شق 27،جس کا عنوان ثالثی ہے، اور معیاری معاہدہ نمبر 15 میں اپنی جگہ تلاش کرنا بھی تنازعہ میں نہیں ہے۔اس موضوع پر قانون رسل آن آربیٹریشن (19 ویں ایڈیشن، صفحہ 50 پر) میں بیان کیا گیا ہے :

" قرارداد ایک دستاویز کو شامل کرنے سے پیدا ہو سکتا ہے جس میں ثالثی کی شق ہوتی ہے جس کے تحت تنازعہ پیدا ہوتا ہے۔" جہاں فریقین کسی قرارداد کے ذریعے اپنے قرارداد کے حصے کے طور پر کسی اور دستاویز کی قیود درآمد کرتے ہیں تو ان قیود کو مکمل طور پر درآمد کیا جانا چاہیے لیکن اس کے تابع: کہ اگر درآمد شدہ قیود میں سے کوئی بھی کسی بھی طرح سے واضح طور پر متفقہ قیود سے متصادم ہے، تو مؤخر الذکر کو اس چیز پر غالب ہونا چاہیے جو بصورت دیگر درآمد کی جائے گی۔"

ہالسبری کے لا آف انگلینڈ (چوتھا ایڈیشن، جلد 2، صفحہ 267، پیرا 522) میں، یہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے :

" اگر قرارداد لکھا ہوا ہے، تو اسے حوالہ یا مضمرات کے ذریعے کسی خاص معاہدے میں شامل کیا جا سکتا ہے۔فریقین کے درمیان قرارداد میں ثالثی توضیعات شامل ہو سکتی ہیں جو کسی اور دستاویز میں بیان کی گئی ہیں، لیکن ثالثی توضیعات کو پابند کرنے کے لیے دونوں فریقوں کے نوٹس میں لایا جانا چاہیے۔

حوالہ کے ذریعے شامل کرنے کے معاملات میں یہ موروثی ہے کہ فریقین کا تعلق صرف ایک دستاویز سے نہیں بلکہ کم از کم دو سے ہے، جن میں سے ایک میں ثالثی کی شق ہوتی ہے اور دوسری میں نہیں۔بعض صورتوں میں ایک دستاویز دوسرے فریقوں کے درمیان معاہدہ بن سکتی ہے۔ایک مشترکہ معاملہ یہ ہے کہ متعلقہ دو دستاویزات چارٹر پارٹی اور بل آف لیڈنگ ہیں۔اگر متعلقہ فریقین کے درمیان متعلقہ معاہدہ دستاویز میں موجود ہے جس میں ثالثی کی شق شامل ہے، تو شامل کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔جہاں ایسا نہیں ہے، یہ سوال کہ آیا ثالثی کی شق پر مشتمل دستاویز کو متعلقہ فریقین کے درمیان متعلقہ معاہدے میں شامل کیا گیا ہے، ہمیشہ کی طرح تعمیر کا سوال ہے۔

الیمینٹا ایس اے بنام نیشنل ایگریکلچرل کوآپریٹو مارکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا لمیٹڈ اور دیگر اے آئی آر (1987) ایس سی 643 میں، فریقین کے درمیان پہلے کے معاہدے میں موجود ثالثی شق کو صرف حوالہ کے ذریعے بعد کے معاہدے میں شامل کیا گیا تھا۔اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ اس طرح کی حوالہ جاتی شمولیت جائز ہے اور یہ شق فریقین کے درمیان پابند ہے جب تک کہ یہ ناقابل فہم، ناقابل فہم یا موجودہ معاہدے کی قیود سے مطابقت نہ رکھتی ہو۔

یہ اپیل کنندہ اٹلس کا معاملہ نہیں ہے کہ وہ جی اے ایف ٹی اے کے معیاری معاہدہ نمبر 15 کی قیود وضوابط سے واقف نہیں تھے۔اس

طرح کی عرضی اگر اسے اٹھانے کی کوشش کی گئی تھی تو اسے خاص طور پر اٹھایا جانا چاہیے تھا لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔ لہذا عدالت عالیہ اس واحد اعتراض کو مسترد کرنے میں درست تھی جو اس کے سامنے اپیل کنندہ اٹلس کی جانب سے اٹھایا گیا تھا۔

تاہم اپیل کنندہ کے وکیل نے دعوی کیا کہ ایوارڈ کو نا قابل عمل قرار دیا جانا چاہیے تھا کیونکہ ثالثی سے متعلق فریقین کے درمیان معاہدہ ہی کنٹریکٹ ایکٹ کے دفعہ 28 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 23 کے تحت عوامی پالیسی کے خلاف تھا۔ یہ پیش کیا گیا کہ اٹلس اور کوٹک، وہ فریق جن کے درمیان تنازعہ پیدا ہوا، دونوں انڈین فریق ہیں اور وہ معاہدہ جس کا اثر انہیں غیر ملکی ثالثوں کے ذریعے ثالثی کا سہارا لینے پر مجبور کرنے پر پڑا اور اس طرح بھارت کے عام قانون کے تحت ان کے لیے دستیاب علاج کو مضمر طور پر خارج کر دیا گیا، اسے عوامی پالیسی کی مخالفت قرار دیا جانا چاہیے۔ بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت کسی قرارداد پر غور یا مقصد غیر قانونی ہے اگر وہ عوامی پالیسی کی مخالفت کرتا ہے۔ دفعہ 28 اور اس کے لیے استثنیٰ 1، (جو صرف اس معاملے کے مقصد کے لیے متعلقہ ہے) کو یہاں نکالا اور دوبارہ پیش کیا گیا ہے:-

" 28 ہر قرارداد، جس کے ذریعے کوئی بھی فریق کسی بھی معاہدے کے تحت یا اس کے سلسلے میں اپنے حقوق کو نافذ کرنے سے بالکل محدود ہے، عام ٹریبونلز میں معمول کی قانونی کارروائی کے ذریعے، یا جو اس وقت کو محدود کرتا ہے جس کے اندر وہ اپنے حقوق کو نافذ کر سکتا ہے، اس حد تک کالعدم ہے۔

استثناء 1 — یہ دفعہ کسی ایسے معاہدے کو غیر قانونی نہیں بنائے گا جس کے ذریعے دو یا دو سے زیادہ افراد اس بات پر متفق ہوں کہ کسی بھی موضوع یا مضامین کے طبقے کے سلسلے میں ان کے درمیان پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ کو ثالثی کے حوالے کیا جائے گا، اور یہ کہ اس طرح کے تنازعہ کے سلسلے میں صرف ایسی ثالثی میں دی گئی رقم وصول کی جائے گی۔

اس معاملے کا دفعہ 28 کے استثناء 1 میں واضح طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔ فریقین کا قانونی کارروائی کا سہارا لینے کا حق قرارداد سے خارج نہیں ہے۔ فریقین کو صرف اپنے تنازعات کا فیصلہ ثالثی کے ذریعے کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ثالث کسی غیر ملکی ملک میں واقع ہیں، ثالثی کے قرارداد کو کالعدم کرنے کے لیے کافی نہیں ہو سکتا جب فریقین اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر قرارداد میں رضا کارانہ طور پر داخل ہوتے ہیں۔ مزید برآں، اس معاملے میں فریقین نے اپنے درمیان پیدا ہونے والے تنازعات پر رضا کارانہ طور پر ثالثی کی کارروائی شروع کی ہے۔ انہوں نے ثالثوں کا تقرر کیا ہے، ثالثی کی کارروائی میں حصہ لیا ہے اور انہیں ایوارڈ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہمارے سامنے اٹھائی گئی عرضی نہ تو ثالثی کی کارروائی سے پہلے یا اس کے دوران، نہ ہی عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے سامنے ان کے سامنے دائر اعتراضات میں، اور نہ ہی دو نفری بینچ کے سامنے دائر لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں اٹھائی گئی تھی۔ اس طرح کی عرضی پہلی بار اس عدالت کے سامنے اپیل کنندہ اٹلس کے ذریعے اٹھائی جانے کے لیے دستیاب نہیں ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہمیں عدالت عالیہ کی طرف سے عدالت کا قاعدہ بنائے جانے میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی ہے۔ اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

وی ایس ایس

اپیل مسترد کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document